۷۸۶
۹۲ ۱۱۳

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زیر ظل عاطفت فقیہ اعظم حضرت مولانا ابو الخیر مفتی محمد نور اللہ صاحب النعیمی [illegible] دامت برکاتہم العالیہ

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولٰئک ہم المفلحون ○

سلسلہ تبلیغ نمبر ۲۱

زیر نگرانی
فقیر ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری

اسرار نماز — فلسفہ نماز

از شکستہ قلم ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری القادری

نماز

۱۔ سبب رحمت خدا ہے نماز ○ فرحت روح مصطفیٰ ہے نماز
۲۔ مبتدی! تیری ابتدا ہے نماز ○ منتہی تیری انتہا ہے نماز
۳۔ ملک و ملت کے اتحاد کا راز ○ اور معراج ارتقا ہے نماز
۴۔ دین اسلام کا ستون عظیم ○ فرق کفران و شکر کا ہے نماز
۵۔ سر تنظیم عزم و استقلال ○ ہمت اخلاص و اتقا ہے نماز
۶۔ جو مس ہوس کو طلا کر دے ○ وہی اکسیر کیمیا ہے نماز
۷۔ اے مسلم! تیری مسلمانی ○ کیوں تیرے دل پہ بار سا ہے نماز
۸۔ روز محشر کہ جاں گداز بود ○ از [illegible] دراز بود
۹۔ اندراں رزم گاہ بیم و امید ○ اولیں پرسش نماز بود
۱۰۔ جان ایمان کی ضیاء ہے نماز ○ دل کے فانوس کی جلا ہے نماز

ناشر: شاہ محمد [illegible] قصوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ باری ـــــــ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ۔ ترجمہ (اپنے معبودِ حق کیلئے کھڑے ہوکر نمازیں پڑھو)

• اسرارِ نماز •

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانباز صحابی حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپکے ساتھیوں کو جس وقت نصارائے روم نے گرفتار کر لیا تو ان کے شہنشاہ شہریار فر تمام النصاریٰ کے پوپ پادری میتا ابن عبدالمسیح اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین اس طرح گفتگو ہوئی ۔

میتا: صحابہ کرام کی حسنِ عبادت اور جودتِ تلاوت دیکھکر کہنے لگا "تم پر شب و روز میں کیا کچھ فرض کیا گیا ہے؟

حضرت عبداللہ: آپ نے جواب دیا پانچ نمازیں تو جس نے ان کو ان کے رکوعوں اور سجدوں کیساتھ کامل طور پر ادا کیا وہ دوزخ کی آگ سے بچ جائیگا ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ۔ یعنی تمام نمازوں کی نگہبانی کرو خاص کر درمیانی نماز (عصر کی) اور اللہ کے لئے کھڑے ہوکر عجز و انکسار کے ساتھ نماز پڑھو ۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ صِلَۃٌ مَابَیْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّہٖ فِیْہَا اِجَابَۃُ الدُّعَاءِ وَقُبُوْلُ الْاَعْمَالِ وَبَرَکَۃُ الرِّزْقِ وَرَاحَۃُ الْاَبْدَانِ وَسِتْرٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ وَثِقْلٌ فِی الْمِیْزَانِ وَجَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ یعنی نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان رابطہ ہے اور اس میں اجابتِ دعا ہے اور قبولِ اعمال اور برکتِ رزق اور جسموں کیلئے چین اور بندے اور آگ کے درمیان مضبوط پردہ اور میزانِ حساب میں بھاری بوجھ اور پلصراط سے آسانی سے گذرنا اور بہشت کی چابی ۔ پھر فرمایا وَھٰذِہٖ الصَّلٰوۃُ فُرِضَتْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاُمَمِ فَلَمْ یُؤَدُّوْہَا وَقَصَّرُوْا فِیْہَا حَتّٰی فَرَضَہَا اللّٰہُ عَلَیْنَا فَاَدَّیْنَا یعنی نماز تمام امتوں پر فرض کی گئی تھی مگر وہ ادا نہ کر سکے اور اس میں کوتاہی کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر فرض فرمایا تو ہم نے اس کو کما حقہ ادا کیا ۔ پھر فرمایا فَالصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ لِجَمِیْعِ الطَّاعَاتِ فَمِنْ جُمْلَتِہَا الْجِہَادُ وَ اَنَّ الْمُصَلِّیْ مُجَاہِدٌ عَدُوَّیْنِ نَفْسَہٗ وَالشَّیْطَانَ وَفِی الصَّلٰوۃِ الصَّوْمُ فَاِنَّ الْمُصَلِّیْ لَا یَاْکُلُ وَلَا یَشْرَبُ وَزَادَتْ عَلَی الصِّیَامِ التَّمَسُّکُ بِمُنَاجَاتِ رَبِّہٖ وَفِی الصَّلٰوۃِ الْحَجُّ وَھُوَ الْقَصْدُ اِلٰی بَیْتِ الْحَرَامِ وَالْمُصَلِّیْ قَصَدَ رَبَّ الْبَیْتِ وَزَادَ عَلَی الْحَجِّ بِقُرْبِہٖ مِنْ مَلَکُوْتِ رَبِّہٖ قَالَ اللّٰہُ

تعالیٰ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (ترجمہ اور نماز تمام عبادتوں کی جامع ہے اس میں جہاد بھی ہے کہ نمازی دو نہایت ہی مکار اور فریب باز دشمنوں (نفس امارہ اور شیطان) سے جہاد کرتا ہے اور اس میں روزہ بھی ہے کہ جب تک نماز میں ہے کھانا پینا اور جماع ممنوع ہیں۔ اور روزوں سے بڑھکر یہ کہ اپنے پروردگار کیساتھ سرگوشی کرتا ہے۔ اور اس میں حج بھی ہے بلکہ حج سے بڑھکر کہ حج بیت اللہ کے قصد کو کہتے ہیں اور نماز میں بیت اللہ کے رب کی طرف قصد ہوتا ہے نیز یہ کہ نماز میں زیادہ قرب ہے " جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سجدہ کر اور قریب ہو)؛

میتا:۔ اے عربی نماز میں تکبیر کیلئے ہاتھ اٹھانے کا کیا مطلب ہے؟

حضرت عبداللہ:۔ بیشک ڈوبنے والا جب کوئی سہارا نہ پائے تو ہاتھ مارتا ہے کہ کسی طرح غرق ہونے سے نجات ملے بندہ گناہوں کے سمندر میں غریق ہوتا ہے دونوں ہاتھ مارتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار خُذْ بِيَدِيْ فَاِنِّيْ غَرِيْقٌ فِيْ بِحَارِ الْخَطَايَا وَالْمَعْصِيَةِ يَا رَبِّ مِنْكَ اِلَيْكَ۔ میرا ہاتھ پکڑ کہ میں گناہوں کے سمندروں میں ڈوبتا ہوا اور تیرے عذاب سے ڈر کر تیری بارگاہ میں پناہ لیتا ہوں پھر ارشاد فرمایا کہ نماز میں قنوت کا مطلب بندے اور اس کے پروردگار کے درمیان مناجات اور گفتگو کرنا ہے۔ رکوع کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنا سر عجز و انکسار کے ساتھ پروردگار عالم کی بارگاہ میں جھکا دیتا ہے۔ رکوع سے سر اٹھاتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ نے اسکی گردن کو گناہوں سے آزاد کر دیا ہوتا ہے چنانچہ اس پر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کہتا ہے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ عرض کرتا ہے۔ اور پہلے سجدہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین پر پیشانی رکھکر گویا عرض کرتا ہے مِنْهَا خَلَقْتَنِيْ کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے اسی زمین سے پیدا فرمایا ہے سجدہ سے سر اٹھاتا ہے تو گویا کہتا ہے۔ تو نے مجھے اسی سے نکالا ہے (انسان بنایا ہے) پھر دوسرا سجدہ کرتا ہے تو گویا اقرار کرتا ہے کہ وَفِيْهَا تُعِيْدُنِيْ یعنی اسی میں تو نے مجھے لوٹانا ہے پھر سر اٹھاتا ہے تو گویا یہ اقرار کرتا ہے کہ وَمِنْهَا تُخْرِجُنِيْ تَارَةً اُخْرٰى یعنی تو نے مجھے دوسری بار اسی زمین سے نکالنا ہے پھر داہنی طرف سلام کہتا ہے تو گویا عرض کرتا ہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ اے میرے اللہ میرا نامہ اعمال میری داہنی طرف سے عطا فرمانا پھر بائیں طرف سلام کہتا ہے تو گویا عرض کرتا ہے لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ یعنی مجھے نامۂ اعمال بائیں طرف سے نہ دینا؛

فائدہ:۔ یاد رہے کہ قیامت کے روز ایمان داروں کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اور کفار کو بائیں ہاتھ میں،

پس جس وقت راہب میتا نے حضرت عبداللہ کا یہ بیان سنا تو بے ساختہ بول اٹھا اَشْهَدُ اَنَّكُمْ عَلَى الْحَقِّ۔ وَاَنَّ دِيْنَكُمْ حَقٌّ وَقَوْلَكُمْ صِدْقٌ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ ضرور حق پر ہو اور بیشک تمہارا دین حق ہے اور تمہاری بات سچی اسکے بعد وہ مسلمان ہوگیا؛

نوعِ دیگر — اسرارِ نماز

نماز کے افعال و احکام میں سے نہایت اسرار ہیں اہلِ دل حضرات پر حسبِ مراتب و منازل منکشف ہوتے ہیں یہاں ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے:-

۱ - دن میں اخفاء (آہستہ پڑھنا) اور رات میں جہر (بلند پڑھنا) واجب ہوا کہ رات نشانِ لطف ہے اور اسکی تجلی خفیف ہے دن نشانِ جلال ہے اور اسکی تجلی شدید ہے۔ نیز قرأتِ جہریہ کی تجلی قرأتِ سریہ کی تجلی سے بہت قوی اور گرم تر ہے۔ رات کی خفیف تجلی کیساتھ قرأتِ سریہ (آہستہ پڑھنا) کی نرم و نازک تجلی ملکر دلوں کو چنداں متاثر نہ کرپاتی۔ اور درجۂ اعتدال کہ صراطِ مستقیم اور خیر الامور اوسطہا ہے وہاں تک پہنچنے سے قاصر رہتی۔ ایسے ہی دن کی شدید تجلی اور قرأتِ جہریہ کی اقوی و گرم تر تجلی لیجاتی تو درجۂ اعتدال سے کہیں بڑھکر قوتِ برداشت سے باہر ہوجاتی اور عالمِ حیرت میں ڈال کر مبہوت بنادیتی تو بھی مفید اصل مقصود نہ رہتی لہذا درجۂ اعتدال کو قائم رکھنے کیلئے دن کی شدید تجلی کیساتھ قرأتِ سریہ کی ٹھنڈی تجلی رکھی گئی اور رات کی خفیف تجلی کیساتھ قرأتِ جہریہ کی گرم تجلی:

۲ - جمعہ اور عیدین میں باوجود دن کی سخت و شدید تجلی کے قرأتِ جہریہ کی اقوی و گرم تر مقرر فرمائی گئی کہ بوجہ کثرتِ حاضرین کے انس حاصل ہوتا ہے۔ دہشت زائل ہوتی ہے اور دل بوجہ حاضریٔ خلقِ کثیر حاضریٔ خالق سے قدرے غافل و ذاہل بھی ہوگا۔ نیز مدتِ مدیدہ کی تقصیرات جمع ہوکر حجابِ غفلت میں موجب قوت بنتی ہیں۔ زنگ ہے گا ہے یہ معالجہ مناسب ہوا کہ دن کی شدید تجلی اور قرأتِ جہریہ کی گرما گرم تجلی سے سکۂ غفلت کو گلا دیا جائے جیسے اطبا باریک تر خطوط دیکھنے سے منع کرتے ہیں اور کبھی بغرضِ تمرین و ریاضت اسکو علاج قرار دیتے ہیں:

۳ - کسوف (سورج گرہن کی نماز) میں جماعتِ کثیرہ کے سبب انس حاصل ہوتا ہے پھر بھی اخفاء (آہستہ پڑھنا) کا حکم ہوا کہ دن کی گرم تجلی کی شدت اور کسوف کہ خود آیتِ تخویف ہے کی شدت اور اس پر قیام رکوع اور سجود کی تطویلِ کثیرہ کی شدت کیساتھ جہرِ قرأت کی گرم تر تجلی برداشت نہ ہوسکیگی۔

۴ - کسوف میں بعض محققین نے جہر (اونچا پڑھنا) کا فتویٰ دیا ہے کہ فی زمانہ غفلت کا حجاب سخت تر ہوچکا ہے جس کا تقاضا ہے کہ گرم تجلی جہر کو بھی جزوِ علاج قرار دیا جائے:

۵ - نمازِ جنازہ میں اصلاً قرأت نہیں ہے کہ اس وقت تو عوام کے دل بھی خائف ہوتے ہیں، موت یاد ہوتی ہے، ہیبتِ عظیم اور تجلیٔ جلال کا وقت ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ تجلیٔ شدیدِ قرآنی کا جمع کرنا درجۂ اعتدال سے تجاوز کے ہم معنی تھا اسی لئے جو جنازہ میں قرأت کے قائل ہیں وہ بھی جہر نہیں رکھتے خواہ رات ہو کہ شدتِ تجلی پر شدت بڑھ جائیگی:

۱۱۷

مـ ۶ رات کو آٹھ رکعت تک نوافل ایک نیت سے جائز ہیں مگر دن کو چار سے زائد منع کہ عادتِ الٰہیہ ہے تجلی آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے اور ہر دوسرے شفع میں پہلے شفع سے قوی تجلی وارد فرماتے ہیں۔ تو دن کی گرم تر تجلی کیساتھ چار رکعت سے آگے تاب آئیگی

مـ ۷ ہر دو رکعت پر جلسۂ طویلہ (قعدہ) کا حکم ہوا کہ خوب آرام پالے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کر کے دل کو مطمئن کر لے یعنی ورودِ تجلیات سے جو تھکان حاصل ہوئی ہے اس سے آرام پاکر دوسرے شفع کیلئے تیار ہو سکے :

مـ ۸ اکیلے نمازی پر جہر واجب نہیں کہ بوجہ تنہائی دہشت و ہیبت زیادہ ہوتی ہے بہت ممکن ہے تاب نہ لاسکے لہذا اسے اپنی مرضی پر چھوڑا گیا کہ چاہے طاقت پائے تو جہر کرلے ورنہ اخفاء کرلے :

مـ ۹ فرائض کے صرف پہلے شفع میں ہی قرأت لازم ہوئی کہ نمازی جلالتِ فرض بر حرارتِ قرأت کی وجہ سے عجب نہیں کہ پہلے شفع سے آگے تابِ قرأت نہ لائے :

مـ ۱۰ رکوع و سجود میں قرأتِ قرآن ممنوع ہوئی کہ ان دونوں کی تجلی (جو قیام کی تجلی سے سخت اور اشد ہے) کیساتھ قرأت کی شدید تجلی ملکر اعتدال سے افراط کی طرف متجاوز ہوگی :

مـ ۱۱ نیز قعدہ میں قرأت منع ہوئی کہ یہ آرام کرنے کیلئے رکھا گیا ہے۔ قرآنی تجلی کی شدت اسے مقصود سے خالی کردیتی :

مـ ۱۲ اسی لئے رکوع کے بعد قومہ کا حکم ہوا کہ رکوع کی قوی تجلی سے آرام لیکر سجود کی اقوی تجلی کی طرف جائے ورنہ تاب نہ لائیگا :

مـ ۱۳ اسی لئے جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا واجب ہوا کہ پہلے سجدہ کی شدید تر تجلی سے آرام پالے کہ دوسرے سجدہ کی شدید ترین تجلی برداشت کر سکے ورنہ اشد بر اشد تجلیات متوالیہ سے بنیانِ بشری کا منہدم ہوجانا بعید نہ تھا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک مرید نے سجدہ کیا۔ جسم گھلنا شروع ہوا یہانتک کہ گوشت پوست ہڈی بعلی کسی شئ کا نشان نہ رہا صرف ایک بوند پانی کی زمین پر پڑی رہ گئی۔ حضور پر نور رضی اللہ تعالی عنہ نے روٹی کے بھوے سے اٹھا کر زمین میں دفن کردیا۔ اور فرمایا سبحان اللہ تجلی کے سبب اپنے اصل کی طرف پلٹ گیا۔ ؎ قسمت نگر کہ کشتۂ شمشیر عشق یافت [مرگے کہ زندگاں بدعا آرزو کنند۔

رہے ہم عوام جنکی ان مراتب علیہ تک رسائی نہیں۔ تو ہم اس امر جمیل میں ان اہل بصائر کے پیروکار اور طفیلی ہیں ع وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبُ ؎ اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ : لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

یہ رموز و اسرار صلوٰۃ کریمہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ الآیہ اور کریمہ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا وغیرہما من الآیات اور حدیث قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الحدیث و مثلہا من الاحادیث اور اعلیحضرت کے رسالہ انہار الانوار میں دیئے ہوئے اشارات سے اخذ کر کے بلا تفصیل بہنا کر صفحہ ورق پر سوید اکئے گئے ہیں دلائل تفصیلیہ کسی اور پمفلٹ میں موقعہ ملا تو حوالۂ قلم کردئے جائینگے۔

انشاء اللہ تعالی وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ تعالی وصلی اللہ علی حبیبہ و آلہ وسلم : از فقیر قادری ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری غفرلہ

••• از علامۂ مدقق مولینا محمد رمضان صاحب محقق معلم معقولات دارالعلوم [illegible] •••

(ارشاد باری) قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْن ◎ **نماز** ◎ ---- اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

نماز ایسی عبادت ہے جو تمام شریعتوں میں مشروع رہی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے جناب سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ تک کوئی ایسی شریعت نہیں جو نماز سے خالی گذری ہو ---- درالمختار میں ہے لَمْ تَخْلُ عَنْہَا شَرِیْعَۃُ مُرْسَلٍ۔ شریعت محمدیہ علیٰ صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ میں معراج کی رات فرض ہوئی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ---- اس آیۂ شریفہ میں نماز معہودہ اور اسکی فرضیت و فضیلت اور افادیت کا ثبوت ہے کہ حکیم مطلق جل وعلا جس چیز کا جسقدر تاکیدی حکم فرماتا ہے اس میں اتنی ہی فضیلت و خوبی موجود ہوتی ہے۔ اور جب حکم نماز کا تکرار دوسری عبادتوں سے صدہا بار اکثار فرمایا اور ادا کرنے کی تاکیدوں اور ترک کرنے کی وعیدوں سے انداز فرمایا تو اسکی خوبی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ نماز کی افضلیت کا یہی کیا کم ثبوت ہے کہ تمام فرشتوں کی جملہ عبادات کا مجموعہ ہے کہ بعض ملائکہ کی عبادت محض قیام میں رہنا ہے بعض کی رکوع میں، بعض کی سجود میں، بعض کی عبادت حمد کرنا ہے، بعض کی تسبیح الیٰ غَیْرِ ذٰلِکَ۔ اور ان تمام ملائکہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج ملاحظہ فرمایا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اپنے فضل وکرم سے تمام عباداتِ ملائکہ کو ہماری نمازوں میں جمع فرما دیا۔ تو جو کوئی پانچوں نمازیں قائم کریگا ان تمام فرشتوں کی جملہ عبادات کا ثواب پائیگا (روح البیان) اسی آیہ مذکورہ سے نماز (کہ ارکان مخصوصہ قیام، قرات، رکوع، سجود، قعود، خروج بصنعہ کے مجموعِ مرکب کا نام ہے) کی شرطیں بھی ثابت ہوتی ہیں۔ قاعدہ ہے کہ جس دلیل سے واجب یا فرض ثابت ہوتا ہے اسی دلیل سے بالتبع اس واجب یا فرض کے مقدمات (شرطیں وغیرہا جن پر وہ واجب یا فرض موقوف ہو) بھی ثابت ہوتے ہیں۔ کشف المبہم شرح مسلم صفحہ ۱۶۱۔ وجوبِ نماز کی شرطیں چار ہیں۔ اول اسلام۔ دوم صحتِ عقل۔ سوم بالغ ہونا۔ چہارم وقت کا پانا۔ صحتِ نماز کی شرطیں چھ ہیں۔ اول طہارت۔ یعنی نمازی کے بدن کا حدثِ اکبر (جس سے غسل واجب ہوتا ہے) اور حدثِ اصغر (جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) اور نجاستِ حقیقیہ (جیسے گوبر، خون، پیشاب، شراب) قدر مانع سے پاک ہونا۔ قدر مانع جس کا زائل کرنا شرط ورنہ نماز نہ ہوگی یہ ہے نجاستِ غلیظہ (مثلاً انسان کا پائخانہ، بول، یا شراب) قدر درہم اور نجاستِ خفیفہ (مثلاً گائے، بھینس، بکری، اونٹ کا پیشاب یا گوبر) کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ پلید ہو جائے۔ جس حصہ یا طرف میں وہ نجاست لگی ہو تو اس قدر مانع کو اگر بغیر عذر زائل نہ کریگا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے۔ قرآن پاک میں ہے وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ (اور اپنے کپڑوں کو ضرور پاک کر)

نیز اس حکم سے طہارت بدن اور مکان کا لزوم بطریق اولیٰ ثابت ہوا کیونکہ کپڑوں کا جدا کرنا متصور ہے۔ مثلاً تمام کپڑے پلیدی ملوث ہوں تو کسی اکیلے مکان میں کپڑے اتار کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے بخلاف بدن اور مکان کے کہ ان کا جدا کرنا ناممکن ہے۔

دوم ۲ ستر عورت۔ عورت یہاں بدن کے اس حصے کو کہتے ہیں جس کا چھپانا فرض ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے۔ مرد کیلئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے۔ بعض جاہل ناف سے بہت ہی نیچے تک جگہ ننگی رکھتے ہیں اور کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ایسا کرنا تو نماز سے باہر بھی بہت برا اور ناجائز ہے جبکہ پردے دار قمیص پہنے بغیر ہو۔ باریک قمیص کا جو پردہ نہ کرے اکا کوئی اعتبار نہیں۔ نماز میں اس جگہ کا ننگا رہنا اور برا ہے۔ بعض حالتوں میں نماز یقیناً نہ ہوگی۔ لہٰذا اس عام وبا سے بچنے کی کوشش کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

عورتوں اور خنثے (جن کی علامتیں مردوں سے مناسبت نہ رکھتی ہوں) کیلئے صرف چہرہ، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سوا سارا بدن عورت ہے۔ **مسئلہ**: سر کے لٹکتے ہوئے (کھلے یا گندھے ہوئے) بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں چھپانا فرض ہے۔ **مسئلہ**:۔ اتنا باریک دوپٹہ جس میں سے جسم اور بالوں کی رنگت نمایاں ہوتی ہو پہنکر نماز پڑھیگی تو نہ ہوگی۔ ہماری بعض خواتین اس امر کا خیال نہیں کرتیں۔ باریک دوپٹے بلکہ باریک کرتے پہنے نماز پڑھ لیتی ہیں اس طرح نماز نہیں ہوتی۔ مردوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی مستورات کو اس اہم امر کا احساس دلائیں۔

سوم ۳۔ استقبال قبلہ: یعنی نماز میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۝ اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اسی مسجد حرام (کعبہ) کی ہی طرف (نماز میں) منہ کرو۔ تو نمازی نے اگر قصداً سینہ اس طرف سے پھیر لیا تو نماز فاسد ہو جائیگی اگرچہ فوراً سیدھا ہو گیا۔ اور اگر بلا قصد منہ پھیر لیا اور تین تسبیح کے وقفہ سے پہلے سیدھا ہو گیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ **فائدہ**:۔ اگر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کسی خوش قسمت کو بلائیں تو نماز ہی میں فوراً حاضر ہونا لازم اور رب العالمین کا حکم ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ یعنی اے ایمان دارو اللہ کا اور اس رسول کریم کا حکم مانو جس وقت بھی وہ تمہیں بلائیں یہ حکم نماز کی حالت کو بھی شامل ہے۔ جیسا کہ اسی آیہ کریمہ کے ماتحت تفاسیر و احادیث میں واضح و بیّن ہے۔ اور نماز بھی نہ فاسد ہوگی۔ خصائص ص ۲۵۳/ج۲ تفسیر صاوی ص ۱۰۰/ج ۲ بلکہ کامل و مکمل ہو جائیگی گو کعبہ سے سینہ پھر گیا مگر کعبہ کے کعبہ کی طرف پھر اہے۔

[illegible]

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو ۝ کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو!

یعنی کعبۂ اسلام سے پھر اگر کعبۂ ایمان کی طرف پھرا، جسم کعبہ سے پھر اگر جانِ کعبہ کی طرف پھرا، بنیانِ کعبہ سے پھر اگر عنوانِ کعبہ کی طرف پھرا۔ ظلِ کعبہ سے پھر اگر عینِ کعبہ کی طرف پھرا یا یوں کہیے کہ ظلِ جلوہ سے پھر اگر صاحبِ جلوہ کی

طرفہ بازار است بگرد دو جوش کہ آں گوہر نایاب کجا است ۔ کعبہ زیں در دسیاہ پوش کہ محبوب کجا است

کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل ۔ روشن انہی کے عکس سے پتلی حجر کی ہے

چہارم نیت : یہ بھی شرط ہے ۔ قرآن حکیم میں ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ یعنی انہیں تو یہی حکم کیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کریں ، اسکے لئے دین کو خالص رکھتے ہوئے ۔ حدیث شریف میں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی عملوں کا ثواب نیت پر موقوف ، نیت نہ ہوگی تو ثواب نہ ہوگا لہذا نماز نہ ہوگی ۔ **مسئلہ** نیت گو دل کا کام ہے مگر زبان سے بھی ادا کرے ۔ نیت اللہ ہی کی طرف ہو اگرچہ منہ کعبہ کی طرف کیا جاتا ہے ۔

محراب ابروئے تو اگر قبلہ ام نبود ۔ کے بر فلک برند ملائک نماز من

پنجم وقت : اس کا شرط ہونا بھی قرآن حکیم سے ثابت ہے ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا بیشک نماز ایمان والوں پر ایسا فرض ہے جس کے وقت مقرر کردئیے گئے ہیں ۔ اب احادیث و فقہ کی روشنی میں اسکی قدرے تفصیل ملاحظہ ہو : **نماز فجر کا وقت :** صبح صادق سے سورج کے کسی قلیل حصہ کے نمودار ہونے تک ۔ **نماز ظہر کا وقت :** آفتاب ڈھلنے سے شروع ہو کر اس وقت تک ہے کہ مسجدوں اور اسی طرح شمال و جنوب سیدھی دیواروں کا سایہ انکی بلندی سے دو چند (دو گنا) ہو جائے ۔ یاد رہے کہ جمعہ کا وقت برابر یہی وقت ہے جو ظہر کیلئے بیان ہوا **عصر کا وقت :** ظہر کا وقت ختم ہوجاتے ہی شروع ہو کر غروب آفتاب تک ۔ **مغرب کا وقت :** غروب آفتاب سے قیام شفق تک ۔ شفق ہمارے مذہب میں وہ سفیدی ہے جو غروب آفتاب کی سرخی کے بعد دکھائی دیتی ہے ۔ **عشاء کا وقت :** اس سفیدی کے ختم ہونے سے صبح صادق تک ۔ وتروں کا وقت بھی یہی ہے ۔

ان اوقات کے اول ، آخر ، اوسط ۔ یعنی کس حصہ میں نماز ادا کریں ؟

اسکی تفصیل کے لئے آئندہ پمفلٹ کا انتظار کریں ؛

نوٹ : بفضلہ و کرمہ تعالیٰ ہر ماہ کے پمفلٹ نہایت باقاعدگی سے شائع کئے جارہے ہیں قبل ازیں پمفلٹ (صفات النبی اسوۂ صحابہ) کا بابت ماہ صفر و ربیع الاول شریف اکٹھا شائع کیا گیا ہے ۔ اگر کسی صاحب کو کسی ماہ کا پمفلٹ نہ ملا ہو تو اطلاع دیں نیز آئندہ جس ماہ کا پمفلٹ نہ ملے تو اس سے اگلے ماہ کی دس تاریخ تک اطلاع دیں ورنہ نہ ملنے کے ذمہ دار آپ خود ہونگے ۔ بعض حضرات سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر جب وصولی رقم کا مطالبہ ہوتا ہے تو کہہ دیتے ہیں جی ہمیں تو فلاں فلاں مہینوں کے پمفلٹ نہیں ملے اس لئے یہ بات ہم ارقام فرمائیں

صدر دفتر انجمن حزب الرحمٰن شعبۂ تبلیغ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع منٹگمری

کتبہ شاہ محمد قصوری متعلم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف ضلع منٹگمری